

پھر جب حضرت انس بن مالک ص کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہی دُعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْأَسْمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَ بِاللّٰهِ خَتَمْتُ، وَ بِهِ أَمَنْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ أَصْبَحْتُ، وَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى قَلْبِیْ وَ نَفْسِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى عَقْلِیْ وَ ذَهْنِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى أَهْلِیْ وَ مَالِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى مَا أَعْطَانِیْ رَبِّیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى شَافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْوَافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، هُوَ اللّٰهُ، اللّٰهُ رَبِّیْ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَیْئًا، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَاعَزُّوَاجِلُّ مِمَّا أَخَافُ وَ أَحْذَرُ۔ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَیْرِكَ مِنْ خَیْرِكَ الَّذِیْ لَا یُعْطِیْهِ غَیْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَیْرُكَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطٰنٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاٍ سُوْءٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذٌ بِنَا صِیْتِهَا، اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ، وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ (اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَ هُوَ یَتَوَلٰی الصّٰلِحِیْنَ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْزُكَ، وَ اَحْتَجِبُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْتَهُ، وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ، وَ كُلِّ مَا ذَرَأْتَ وَ بَرَأْتَ، وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُمْ، وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ، وَ اُقَدِّمَ بَیْنَ یَدَیْ فِیْ یَوْمِیْ هَذَا، وَ لَیْلَتِیْ هَذِهِ، وَ سَاعَتِیْ هَذِهِ وَ شَهْرِیْ هَذَا، وَ اُقَدِّمَ بَیْنَ یَدَیْ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

عَنْ أَمَامِي - - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

عَنْ يَمِينِي - - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

عَنْ شِمَالِي - - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ
لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا
يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سات مرتبه)

وَنَحْنُ عَلَى مَا قَال رَبَّنَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴾ (سات مرتبه)

(كنز العمال، ج: ٢، ص: ٢٩٣، وسبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، ج: ١٠، ص: ٢٢٨، والمستطرف في
كل فن مستطرف، ج: ١، ص: ٣٨٠، وعمل اليوم والليلة لابن السني، ج: ٢، ص: ١٥٨)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث عمر بن ابان سے روایت کی گئی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک ص کو لانے کے لئے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا: امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے۔

فرمایا: کون ہے امیر؟

میں نے عرض کیا: حجاج بن یوسف۔

فرمایا: اللہ اس کو ذلیل کرے۔ تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب و سنت کی مخالفت کی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لے لے گا۔

میں نے کہا: تقریر کو مختصر کر اور امیر کے حکم کا جواب دے۔

تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے۔ جب حجاج کے پاس آئے، تو

حجاج نے پوچھا: کیا تو انس بن مالک ص ہے؟

فرمایا: جی ہاں۔

حجاج نے کہا: کیا تو ہے وہ شخص جو ہمیں گالیاں اور بددعائیں دیتا ہے؟

فرمایا: جی ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کیونکہ تو اللہ اور اسلام کا دشمن ہے تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزت افزائی کی ہے اور ان کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے۔

حجاج نے کہا: معلوم ہے میں نے تجھے کس لئے بلایا ہے؟

فرمایا: نہیں معلوم۔

حجاج نے کہا: میں تجھے بُری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے

ایک دُعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ ”جو بھی صبح کے وقت یہ دُعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے“ اور میں آج صبح یہ دُعا کر چکا ہوں۔

حجاج نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دُعا سکھائیں۔

فرمایا: تو اس کا اہل نہیں۔

حجاج نے کہا: اس کو راستہ دو، یعنی چھوڑ دو اس کو۔

جب حضرت انس بن مالک ص نکلے، تو دربان نے حجاج سے کہا: اللہ امیر کو درگلی پر قائم رکھے۔ آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب

ان کو پایا تو ان کو چھوڑ دیا؟

حجاج کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے۔ جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا، وہ میری طرف رخ کرتے تھے جیسے

(میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں)۔ تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا، تو میرا کیا حال ہوتا؟